طالب علم کے آداب

محمد صدیق قریشی

ابونعیم نے ابن عباسؓ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ''لوگوں میں درجۂ نبوت کے قریب تر اہل علم اور اہل جہاد ہیں۔ اہل علم اس وجہ سے کہ انہوں نے لوگوں کو وہ باتیں بتائیں جو رسول لائے تھے۔ اور اہل جہاد اس وجہ سے کہ انہوں نے پیغمبر کی لائی ہوئی شریعتوں پر اپنی تلوار سے جہاد کیا۔ (احیاء العلوم ج ا ص ۱۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور) اس کے علاوہ طالب علم کے بے شمار فضائل قرآن وحدیث اور آثار صحابہ وتابعین میں ملتے ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ جتنا بڑا مقام ہوتا ہے اس کی مناسبت سے اتنی ہی بڑی ذمہ داریاں اس مرتبہ کو لاحق ہوتی ہیں۔ علماء کرام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں طالب علم کے لئے کچھ ذمہ داریاں اور فرائض مقرر کئے ہیں۔ جنہیں طالب علم کے آداب یا فرائض سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آیئے ہم چند بنیادی آداب پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

ادب نمبرا: اخلاص وتصحیح نیت: حدیث میں آتا ہے: إنـمـا الأعمال بالنيات إنمالكل امرء مانوى (تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی نیت اس نے کی) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے عمل کی نیت میں بھی محض اللہ کی رضا ہونی چاہئے، علم تو پھر راس الاعمال ہے، اس میں تو بطریق اولیٰ طالب علم کی نیت اللہ کی رضا ومعرفت اور اپنے ظاہر وباطن کو علم کی دولت سے آراستہ وپیراستہ کرنے کی ہونی چاہئے۔ طالب علم کا مقصد علم حاصل کرنے سے ریا کاری، جاہلوں سے بحث ومباحثہ اور دنیا کمانا ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ احادیث میں اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں اور اس سے علم کا نور بھی جاتا رہتا ہے اور پھر علم کا مقصود اصلی یعنی معرفت ورضائے رب تعالیٰ فوت ہوجاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " من تعلّم علما ممّايبتغى به وجـه الـلـه لايتعـلـمـه إلاليـصـيـب بـه عـرض الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة، يعنى ريحها" (رواه

احمد، ابوداؤد وابن ماجہ، مشکوۃ: ۱/۳۵) یعنی جس نے وہ علم جس کے ذریعہ اللہ کی رضا حاصل کی جاتی ہے دنیا کمانے کے لئے سیکھا تو ایسا شخص قیامت کے روز جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ حصول علم میں نیت خالص ہونی چاہئے۔

ادب نمبر۲: اخلاق حمیدہ کو اختیار کرنا: اپنے ہم مکتب ساتھیوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا، ساتھیوں کی عزت کرنا، ساتھیوں کے لئے جذبۂ ایثار رکھنا ایسی چیزیں ہیں جو آدمی کو باوقار بناتی ہیں اور یہ حسن خلق کا مظاہرہ صرف ساتھیوں تک محدود نہیں ہونا چاہئے بلکہ مدرسہ کے عملہ اور مدرسہ کے باہر اپنے ملنے والے غیر ملنے والے سب کے ساتھ ہونا چاہئے۔ ابوعاصمؒ کا قول ہے: "من طلب هذا العلم طلب اعلىٰ أمور الدين فيحب أن يكون هو خير الناس" (جو شخص اس علم کا طالب ہو وہ امور دین میں سے اعلیٰ امر کا طالب ہے لہٰذا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں میں بہترین ہو)۔

ادب نمبر۳: اخلاق رذیلہ سے اجتناب: تکبر، حسد اور کینہ آدمی کے اعمال صالحہ کے لئے دیمک کا کام کرتے ہیں، فحش گوئی، چغل خوری اور جھوٹ آدمی کے وقار کو تباہ اور شخصیت کو مجروح کرتے ہیں اور آخرت کا عذاب اور پکڑ اس کے علاوہ ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ''کیا جو کچھ ہم بولتے ہیں اس پر بھی مواخذہ ہوگا؟'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ثكلتك أمك يا معاذ، وهل يكب الناس في النار على مناخر هم إلا حصائد ألسنتهم" (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم) اے معاذ تیری ماں تجھ پر روئے! لوگوں کو ناک کے بل آگ میں ان کی زبان ہی کی کھیتیوں کی وجہ سے ڈالا جائے گا۔'' فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا قبول نہیں ہوتی: (۱) حرام کھانے والا (۲) بکثرت غیبت کرنے والا (۳) وہ شخص جس کے دل میں مسلمان کے ساتھ کینہ اور حسد موجود ہو۔ (تنبیہ الغافلین ص۲۲۲)

ادب نمبر۴: ہجرت: یعنی حصول علم کی خاطر اپنے گھر بار اور عزیز و اقارب سے دوری اختیار کرے ورنہ طالب علم کی توجہ بٹی رہے گی اور علوم کی حقائق کی معرفت سے قاصر رہے گا۔ مشہور قول ہے: "العلم لايعطيك بعضه حتى تعطيه كلك" جب تک تو علم کو اپنا سب کچھ نہیں دے گا علم تجھے اپنا تھوڑا سا حصہ بھی نہیں دے گا۔ قرون اولیٰ سے آج تک ہمارے اکابر کی زندگیاں ہمارے لئے روشن و تابندہ آئینہ ہیں کہ انہوں نے کتنی تکلیفیں اٹھا کر کس کس طرح اپنے گھر بار کو چھوڑ کر علم دین حاصل کیا۔ مثال کے طور پر شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ ڈھڈیاں شریف ضلع سرگودھا کے رہائشی تھے مگر حصول علم کے لئے آپ نے سہارنپور، پانی پت اور دہلی کی طرف رخت سفر باندھا۔

ادب نمبر۵: احترام اساتذہ: اپنے شیخ اور استاذ کی تعظیم کرے اور پشت پیچھے کوئی ایسی بات نہ کرے جو استاذ تک پہنچنے کی صورت میں باعث اذیت ہو۔ حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان ہے: "تواضعوا ممن تعلمون منه" (جس سے

علم حاصل کرو اس کے سامنے تواضع اختیار کرو) اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کا قول ہے: "أنا عبد من علمني حرفا؛فان شاء باع وإن شاء اعتق" (میں اس کا غلام ہوں جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھایا چاہے تو مجھے بیچ دے یا چاہے تو آزاد کردے)

ادب نمبر ۶: عمل: ادب، اخلاقیات اور عبادات سے متعلق جو حدیث بھی پڑھے فوری طور پر اس پر عمل کرے۔ امام شافعیؒ کے استاد حضرت وکیعؒ فرماتے ہیں: "اذا أردت أن تحفظ الحديث فاعمل به" (جب تو کوئی حدیث یاد کرنا چاہتا ہو تو اس پر عمل کر) امام احمد بن حنبلؒ کا فرمان ہے: "ما كتبت حديثا إلا وقد عملت به" (میں جو حدیث بھی لکھتا اس پر عمل کرتا تھا) اپنے علم پر عمل نہ کرنے والوں کے بارے میں بہت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بدترین لوگ کون ہیں؟ فرمایا: عالم لوگ جب کہ وہ بگڑ جائیں (تنبیہ الغافلین ص ۵۳۳)۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے منقول ہے: "اس اندھے کو کیا فائدہ جو چراغ اٹھائے ہوئے ہو اور لوگ اس سے روشنی پاتے ہوں اور اس تاریک گھر کو کیا نفع جس کی چھت پر چراغ رکھا ہوا ہو (تنبیہ الغافلین ص ۱۲۵) حضرت ابوالدرداءؓ کا فرمان ہے: نہ جاننے والے کے لئے ایک دفعہ ہلاکت وافسوس ہے اور جو علم پر عمل نہیں کرتا اس پر سات بار ہلاکت وافسوس ہے اور آپ ہی کا فرمان ہے کہ "مجھے قیامت میں اس سوال کا خوف نہیں کہ تو نے کیا سیکھا تھا؟ بلکہ اس کا خطرہ ہے کہ جو سیکھا تھا اس پر کیا عمل کیا تھا، (تنبیہ الغافلین ص ۵۲۰)

ادب نمبر ۷: دوسروں کو اپنے علم سے نفع پہنچانا: بعض طلبہ میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ کوئی ساتھی اگر کچھ پوچھ لے تو وہ اسے بتلانے سے صاف انکار کردیتے ہیں یا صحیح نہیں بتلاتے، یہ بہت ہی قبیح عادت ہے۔ یہود ونصاریٰ کے راندۂ درگاہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کتمان حق کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم میں ہے: ﴿يا أهل الكتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتكتمون الحق وأنتم تعلمون﴾ (اے اہل کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں خلط ملط کرتے ہو اور تم حق کو کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو) عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں: "من بخل بالعلم قد ابتلى بثلث :اما أن تموت فيذهب علم ،أوينسيو أويتبع السلطان" (جس نے علم کے ساتھ بخل کیا وہ تین امور میں سے کسی نہ کسی امر میں مبتلا کردیا جائے گا: یا تو وہ مرجائے گا اور اس طرح اس کا علم ختم ہوجائے گا یا بھول جائے گا یا بادشاہ کی چاپلوسی کرے گا) البتہ نااہل سے کتمانِ علم ضروری اور نااہل وہ شخص ہے جو علم کو دنیاوی غرض کے لئے حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طالب علم بنائے اور تمام آداب کو بجالانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆